© rasailojaraid.com

ہونے کی حیلہ سازی“ ایک عجیب وغریب رویہ ہے جو آج کل ہمیں اور ہمارے معاشرے کو درپیش ہے۔ جمشید اس رویے اور اس جیسی دیگر ذہنی کمزوریوں کے شدید ناقد ہیں۔ گویا اُن کے ہاں صرف زمزموں کی دُھنیں ہی نہیں بلکہ تنقید ومعارضہ بھی ہے۔ تنقید کے اِس عمل میں اُنھیں بھی جون ایلیا کی طرح ”طورِ دہ صدی کے بےطور ہونے“ کا ہی دکھ ہے۔ بالفاظِ دیگر وہ ہزار سالہ روایت، تہذیب وتمدن کی خوبیوں کے زوال فکری بانجھ پن اور کورانہ تقلید سے پیدا ہونے والے اجتماعی مسائل پر دل گرفتہ ہیں۔ ایک نعتیہ نظم میں وہ کہتے ہیں کہ ”حضورِ اقدس/ زمانہ دلدل میں دھنس رہا ہے/ اور اپنی بربادیوں پہ نازاں بڑی ڈھٹائی سے ہنس رہا ہے/ حضورِ اقدس یہ لوگ آنکھوں پہ پٹی باندھے/ طلسمِ شب کا شکار ہو کر سیاہ رستوں پہ چل رہے ہیں/ اور اپنے جسموں کے کھنڈروں پہ جدیدیت کی مرصّع جھالر/ سجا کے ہر لحہ ریگزاروں میں ڈھل رہے ہیں۔

جمشید آہنگ وعروض سے آشنا ہیں، رکن وجزء کی حرمت کے قائل ہیں، استعارہ وتشبیہ کی باریکیوں سے واقف ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ صاحبِ مطالعہ شاعر ہیں لیکن اُن کے مجموعۂ کلام میں ایسے اشعار، مصاریع اور لائنوں کی تعداد بھی کم نہیں ہے جن میں فقط ایک آنچ کی کسر محسوس ہوتی ہے۔ بلکہ کہیں کہیں تو ایک سے بھی کم۔ یوں بلکہ شاید آدھ آنچ بھی کافی ہو۔ معلوم نہیں اِس کا سبب کیا ہے جلد بازی تو نہیں ہے۔ کیونکہ دیباچہ نگاروں کی اطلاع کے مطابق اس مجموعے میں تقریباً گیارہ سال کی مشق کے نتائج یکجا کیے گئے ہیں، شاید انتخاب میں مسامحت یا کچھ اور۔

مجموعی طور پر کتاب لائقِ مطالعہ، اشعار رنگین، موضوعات چیدہ، افکار چنیدہ اور شعری تنظیم عمدہ ہے۔ کتاب کا قاری جمشید اقبال کو صحرائے شعر کی مسافتوں میں خوش آمدید کہتا ہے اور اُن کے منزلوں سے کامران ہونے کا قائل ہو جاتا ہے۔

(تبصرہ: صبیح ہمدانی)

● **عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور منکرین ختم نبوت کا تاریخی پس منظر:**

۸۰ صفحات کا یہ کتابچہ مولانا زاہد الراشدی کے مختلف مضامین کا مجموعہ ہے مولانا زاہد الراشدی پاکستان کے علمی، مذہبی اور سیاسی حلقوں میں کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ اُن کا قلم بہت ہی شستہ اور سلیس ہے۔ مولانا نے اِن مضامین میں قدرے تفصیل کے ساتھ عقیدۂ ختم نبوت سے انحراف کرنے والے گروہوں کا تذکرہ کیا ہے اور عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت کو اُجاگر کیا گیا ہے۔ انسانی حقوق جس کی قادیانی مغربی دُنیا میں آڑ لیکر اپنا کام چلا رہے ہیں۔ مولانا نے اپنے اسلوب میں اِس جعل سازی کو بےنقاب کیا ہے۔ آخری حصے میں مرزا طاہر احمد کے نام مولانا کا کُھلا خط بہت خاصے کی چیز ہے۔ یہ کتابچہ خاص طور پر قادیانیت کے خلاف اور عمومی طور پر عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے کام کرنے والے اصحاب کو اپنے مطالعہ میں رکھنا چاہیے یقیناً اِس کی اشاعت اِس محاذ پر کام کرنے والے دوستوں کے لیے بہت فائدہ مند ہوگی۔ قاری جمیل الرحمٰن اختر اِس کتابچے کے مرتب ہیں۔ پاکستان شریعت کونسل کی پرنٹ لائن سے شائع ہونے والا یہ کتابچہ جامع مسجد امام اہلسنت والجماعت۔ 285 جی ٹی روڈ باغبانپورہ لاہور سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ رابطہ نمبر: 0300-9496702 **تبصرہ: (عابد مسعود ڈوگر)**

© rasailojaraid.com